رسالہ عجالہ

امام اہل سنّت، اعلیٰ حضرت قدس سرّہٗ کے فتاویٰ رضویہ سے ماخوذ

قرنطینہ کے دَورِ خطر میں قُرآن و سُنّہ سے وباء پر غور و نظر

خاص وباء کے سلسلہ میں احادیث کریمہ سے تحقیقات جلیلہ

کِتَابُ الْوَبَاء

ترتیب و تدوین

علامہ مولانا القادری الرضوی

محمد کامران عالم خاں

WAHABOKAREEM@GMAIL.COM

رسالہ عجالہ

امام اہل سنّت، اعلیٰ حضرت قدس سرّہٗ کے فتاویٰ رضویہ سے ماخوذ

قرنطینہ کے دَورِ خَطر میں قُرآن و سُنّہ سے وباء پر غَور و نَظر

خاص وباء کے سلسلہ میں احادیث کریمہ سے تحقیقات جلیلہ

کتاب الوباء

ترتیب و تدوین

علامہ مولانا

محمد کامران عالم خان

القادری الرضوی

WAHABOKAREEM@GMAIL.COM

فہرست

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیۡنِ الۡاِسۡلَامِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَفۡضَل ھَادٍ اِلٰی سَبِیۡل السَّلَام
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیَامِ بِہٖ نَسۡأَلُ السَّلَامَ وَالسَّلَامَۃَ عَنۡ سَیِّءِ الۡاَسۡقَام

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے خاص وباء کے موضوع پر درج ذیل دو رسائل تحریر فرمائے' جو کہ ''فتاویٰ رضویہ' جلد 24 میں موجود ہیں......اور جن کے نام درج ذیل ہیں :

(1)''الحق المتجلیٰ فی حکم المبتلیٰ'' (2)'' تیسر الماعون للسکن فی الطاعون''

پہلا رسالہ' صفحہ نمبر 215 سے 283 پر موجود ہے؛ جبکہ دوسرا رسالہ' صفحہ نمبر 285 سے 310 پر موجود ہے......

علاوہ ازیں' قحط ووَباء کے دفع پر ایک شافی رسالہ تحریر فرمایا......جس کا نام ہے''راد القحط والوباء''......جو کہ فتاویٰ رضویہ' جلد 23 میں صفحہ 135 تا 160 پر یہ رسالہ عجالہ موجود ہے؛ یہ رسالہ 1312 ہجری میں تحریر کیا گیا......اور اس رسالہ میں وباء و بلاء اور قحط وغیرہ سے حفظ وامان میں آنے' پناہِ الٰہی لینے کے' خالص اسلامی طریقے' احادیث کثیرہ سے بیان فرمائے......

نیز''الوظیفة الکریمة''میں مسنون دُعائیں جمع فرمائیں؛ جن میں خاص وباء وبلاء سے محفوظ رہنے کی مسنون دُعائیں بھی ہیں؛ جن کے پڑھنے والے کے لئے احایث مبارکہ میں بشارت ہے کہ اُنہیں کرم الٰہی' وانعام حضرت رسالت پناہیٰ ربہٗ و تکرم و صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم شامل حال ہو کر شافی وکافی ہو......

اللہ خالق و مالک عزوجل ہر شے کا خالق ہے؛ ہر مرض ووَباء کا بھی وہی خالق ہے؛ شفاء بھی اُسی کے دست قدرت میں ہے؛ اور اُس نے اپنے آخری نبی' حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ مسلمانوں کی بھلائی کی تعلیمات کامل پہنچادی؛ مگر المیہ یہ ہے کہ آج اکثر مسلمان بھی ان مبارک وسچی تعلیمات سے غافل ہیں؛ جس کے باعث اُن عناصر کے ٹوٹکوں پر بھروسہ کرنے پر مجبور ہیں' جو خود اپنا دفاع بھی نہیں کرسکتے؛ اور بناء تحقیق کامل' بناء ثبوت وشواہد کے؛ ہاتھ دھوکر' لوگوں کے پیچھے پڑے ہیں کہ وہ اپنا ہاتھ الکوحل جیسی ناپاک شے سے دھوتے رہیں؛ مگر اُن کو''وضو'' کی برکتوں کا خیال تک نہیں آتا......مصافحہ کی سنت بند کرا کے سمجھتے ہیں کہ اللہ واحد قہار کے عذاب سے بچ سکیں گے' حالانکہ یہ خاص غضب الٰہی کا سودا ہے......

لہٰذا فقیر کامران قادری رضوی نے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے رسائل وفتاویٰ رضویہ شریف سے انتہائی اختصار کے ساتھ محض چند چیدہ اقتباسات کو یہاں اِس رسالہ میں جمع کیا ہے' تاکہ مسلمان اپنی آنکھیں کھولیں؛ جو اِس نفسیاتی وہمی صفائی' جو کہ دَراصل خالص نجس وناپاکی ہے' اور اِس خلاف شرع خیالی احتیاط کا نام لے کر' باطل اعتقاد کا شکار ہیں؛ اور فرائض وسنن کے باغی بن رہے ہیں؛ جو کہ اِس وباء سے بڑھ کر مہلک وبدتر وباء ہے؛ اللہ عزوجل سے دُعاء ہے کہ وہ مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات پر ایمان قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے' اور ہر قسم کی وباء سے محفوظ ومامون فرمائے......آمین

کوئی بھی بیماری اُڑ کر نہیں لگتی

جسے پہلے ہوئی' اُسے کس کی اُڑ کر لگی

اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے :

کلا و لکنه لا عدوی فمن عادی الاول

"بیماری اُڑ کر نہیں لگتی؛ جسے پہلے ہوئی' اُسے کس کی اُڑ کر لگی"

(رواه ابن جریر عن نافع بن القاسم عن جدته فطیمة)

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 229؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلی)

وباء' محض تقدیر الٰھی سے ھے

امام اہل سنت' اعلیٰ حضرت' مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ :

حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے؛ ارشاد فرمایا :

ذٰلکم القدر فمن اجرب الاول

"یہ تقدیری باتیں ہیں؛ بھلا پہلے کو کس نے کھجلی لگادی"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 232؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلی)

دین اسلام میں نہ چُھوت ھے' نہ وَساوَس پَروَری

امام اہل سنت' اعلیٰ حضرت' مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''برتن' علیحدہ رکھنا اگر براہِ تکبر ہو' تو سخت (گناہِ) کبیرہ؛ اور براہِ وَہم و وَسوسہ ہو' جب بھی ممنوع

اِس کا مرتکب فاسق افسق ہے یا وہمی احمق؛

دین اسلام میں نہ چھوت ہے' نہ وَساوَس پروَری۔''

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 6؛ صفحہ 523)

بے اصل وھم کا پکانا خود ایک باطنی بیماری ھے

امام اہل سنت' اعلیٰ حضرت' مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''اصلاً' کوئی بیماری ایک کی دوسرے کو' ہرگز ہرگز اُڑ کر نہیں لگتی؛ یہ محض اَوہام بے اصل ہیں (یعنی ایسا وہم' جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں)؛ کوئی "وہم" پکائے جائے' تو کبھی اصل بھی ہو جاتا ہے (یعنی تقدیر الٰہی سے واقع بھی ہو جاتا ہے)......وہ اِس دوسرے کی بیماری اُسے نہ لگی؛ بلکہ خود اُسی کی باطنی بیماری' کہ وہم پروَردہ تھی' صورت پکڑ کر ظاہر ہوگئی۔''

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 285؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلی)

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس حدیث مبارکہ کو احادیث کی متعدد کئی کتب معتبرہ سے، چودہ (14) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت سے ثابت فرمایا؛ ملاحظہ فرمائیں :

رضوان اللّٰہ تعالیٰ علیھم اجمعین

1۔ امام احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اِس حدیث مبارکہ کو "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ" روایت کیا......

2۔ سوائے امام نسائی کے باقی پانچ ائمہ حدیث نے اِس حدیث مبارکہ کو "حضرت انس" سے روایت کیا......

3۔ امام احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجہ اور امام طحاوی...... "حضرت عبداللہ بن عمر"......

4۔ امام احمد، مسلم، طحاوی...... "حضرت سائب بن یزید"......

5۔ ابن جریر، اور اِن سب نے...... "حضرت جابر"......

6۔ امام احمد، ترمذی، اور طحاوی...... "حضرت عبداللہ بن مسعود"......

7۔ امام احمد، ابن ماجہ، طحاوی، طبرانی، اور ابن جریر...... "حضرت عبداللہ بن عباس"......

8۔ اور آخری تین ائمہ نے "حضرت ابوامامہ"......

9۔ ابن خزیمہ، طحاوی، ابن حبان، اور ابن جریر...... "حضرت سعد بن ابی وقاص"......

10۔ امام طحاوی...... "حضرت ابوسعید خدری"......

11۔ شیرازی نے القاب میں، طبرانی نے الکبیر میں، حاکم اور ابونعیم نے الحلیہ میں...... "حضرت عمیر بن سعد انصاری"......

12۔ طبرانی، ابن عساکر...... "حضرت عبدالرحمان ابن ابی عمیرہ مزنی"......

13۔ ابن جریر...... "حضرت عائشہ صدیقہ" سے روایت کیا......

14۔ قاضی محمد ابن عبدالباقی الانصاری نے جزءَ الحدیثی میں...... "حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ" سے اِن الفاظ سے روایت کیا کہ......

" کسی بیمار سے بیماری اُڑکر، کسی تندرست کو نہیں لگتی "

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 231-229؛ رسالہ حجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلیٰ)

متعدی (چھوت) پر کوئی ایک بھی حدیث نہیں

امام اہل سنت' اعلیٰ حضرت' مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''کوئی حدیث' ثبوتِ عدویٰ (بیماری کے چھوت ہونے پر) نص (قطعی) نہیں؛

یہ تو متواتر حدیثوں میں فرمایا کہ بیماری اُڑ کر نہیں لگتی؛

اور یہ ایک حدیث میں بھی نہیں آیا کہ عادی طور پر اُڑ کر لگ جاتی ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 239؛ رسالہ مجالۂ الحق المتجلی فی حکم المبتلیٰ)

طبیبوں' ڈاکٹروں' کا اِس میں "صبر و اِستقلال" سے منع کرنا وباء سے بدتر مرض میں ہلاک کرنا ھے

امام اہل سنت' اعلیٰ حضرت' مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''طبیبوں' ڈاکٹروں' کا اِس میں "صبر و اِستقلال" سے منع کرنا' خیر وصلاح کے خلاف' باطل راہ ہے......

اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہاں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا؛ اور مسلمانوں پر بالتخصیص' رؤف رحیم بنایا؛......

اگر طاعون (وباء) سے بھاگنے میں بھلائی' اور ٹھہرنے میں برائی ہوتی تو' رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اپنی اُمت پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں؛ کیوں ٹھہرنے کی ترغیب دیتے؛ اور بھاگنے سے اِس قدر تاکید شدید کے ساتھ منع فرماتے؛......

جہاں طاعون (وباء) پھوٹے؛ وہاں سب' یا اکثر کا' مبتلا ہونا کچھ ضرور نہیں؛ بلکہ باذنہ تعالیٰ' محفوظ ہی رہنے والوں کا شمار زائد ہوتا ہے......اور "سچا ہلاک" تو یہ ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اِرشاد اقدس کو' کہ عین رحمت و خیر خواہی اُمت ہے' معاذ اللہ' مضرت رساں (نقصان دہ) خیال کیا جائے؛ اِس کے مقابل' طبیبوں اور ڈاکٹروں کی بات کو اپنے لئے نافع سمجھا جائے؛

لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔''

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 307-306؛ رسالہ مجالۂ تیسر الماعون للسکن فی الطاعون)

طاعون سے فرار گناہِ کبیرہ ہے

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :
بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ :

اذا سمعتم بالطاعون بارض فلا تدخلوها و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجو منها

"جب کسی سرزمین میں طاعون واقع ہوجائے تو وہاں نہ جاؤ؛
اور اگر طاعون پھوٹ پڑنے والی جگہہ تم موجود ہو تو پھر وہاں سے نہ نکلو"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 309؛ رسالہ عجالۂ تیسر الماعون للسکن فی الطاعون)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث مبارکہ بیان فرماتے ہیں کہ :

اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجو افرار منه
(صحیح بخاری)

"جب تم کسی زمین میں طاعون (وباء) ہونا سنو، تو وہاں طاعون کے سامنے نہ جاؤ،
اور جب تمہاری جگہہ (وباء) واقع ہو، تو اُس سے بھاگنے کو نہ نکلو"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 205-204)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''اشعة اللمعات شرح مشکوٰة'' میں فرماتے ہیں کہ :

در باب طاعون جز صبر نیامده، مگر گریختن تجویز نیافته

"طاعون کے باب میں سوائے صبر کے کچھ نہیں کرنا ہے؛
اِسی لئے وہاں سے بھاگنے کی تجویز نہیں دی گئی"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 288؛ رسالہ عجالۂ الحق المتجلی فی حکم المبتلیٰ)

وباء کے خوف سے گھر سے بھاگنا بھی حرام و گناہِ کبیرہ ھے

امام اہل سنت' اعلیٰ حضرت' مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''طاعون (وباء) کے خوف سے شہر' یا محلّہ' یا" گھر" چھوڑ کر بھاگنا' حرام و گناہِ کبیرہ ہے؛

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

الفار من الطاعون کالفار من الزحف

"طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے' جیسا کفار کو پیٹھ دے کر بھاگنے والا"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 204)

عین توکل

امام اہل سنت' اعلیٰ حضرت' مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

(امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طاعون کے ذکر پر ارشاد فرمایا :)

بھلا' بتاؤ تو اگر تمہارے کچھ اونٹ ہوں' اُنہیں لے کر کسی وادی میں اُترو' جس کے دو کنارے ہوں'

ایک سرسبز' دوسرا خشک؛

تو کیا یہ بات نہیں ہے کہ اگر تم شاداب میں چراؤ گے' تو خدا کی تقدیر سے؛

اور' خشک میں چراؤ گے' تو خدا کی تقدیر سے"

(اخرجہ الائمۃ مالک؛ و احمد؛ والبخاری؛ و مسلم؛ والنسائی؛ عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما)

یعنی......سب کچھ تقدیر سے ہے؛ پھر آدمی خشک جنگل چھوڑ کر'

ہرا بھرا' چرائی کے لئے اختیار کرتا ہے؛

(تو) اِس سے تقدیر الٰہی سے بچنا' لازم نہیں آتا؛

یونہی ہمارا اُس زمین میں نہ جانا' جس میں وباء پھیلی ہے؛ یہ بھی تقدیر سے فرار نہیں؛

بلکہ "اِصلاحِ نیت" کے ساتھ "عین توکل" ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 29؛ صفحہ 321-320)

جمع ہوجاؤ ؛ مُتفرق و مُنتشر نہ ہو

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث مبارکہ نقل فرماتے ہیں کہ :

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

انها رحمة ربكم و دعوة نبيكم و موت الصالحين قبلكم فاجتمعوا له و لا تفرقوا عليه

"وہ (یعنی وباء) تمہارے رب کی رحمت؛ تمہارے نبی کی دُعاء؛ اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی موت ہے؛

لہٰذا اِس کے لئے جمع ہوجاؤ؛ اور اِس سے متفرق و منتشر نہ ہو"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 296؛ رسالہ عجالۂ تیسر الماعون للسکن فی الطاعون)

وباء کے مریض و اَموات کی نگهداشت مسلمانوں کا هی فریضه هے

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''جن حکمتوں کی بناء پر، حکیم کریم، رؤف رحیم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طاعون (وباء) سے فرار حرام فرمایا؛ اُن میں ایک حکمت یہ ہے کہ اگر تندرست بھاگ جائیں گے؛ بیمار ضائع رہ جائیں گے؛ اُن کا کوئی تیماردار نہ ہوگا، نہ خبرگیراں؛ پھر جو مریں گے، اُن کی تجہیز و تکفین کون کرے گا؛...... اگر شرع مطہر، مسلمانوں کو بھی بھاگنے کا حکم دیتی، تو معاذ اللہ؛ یہی بے بسی بیکسی، اُن کے مریضوں میتوں کو بھی گھیرتی، جسے شرع قطعاً حرام فرماتی ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 302-301؛ رسالہ عجالۂ تیسر الماعون للسکن فی الطاعون)

هزاروں کا ایک ساته مرنا بهی تقدیر الٰهی سے هے

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''اللہ عزوجل فرماتا ہے :

وَ مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰباً مُّؤَجَّلاً (سورہ آل عمران؛ 145)

(اور کوئی جان بے حکم خدا مر نہیں سکتی، لکھا ہوا حکم ہے، وقت باندھا ہوا)

''پیڑ سے ایک آدھ پھل ٹپکتا رہتا ہے، اُسی کا ٹپکنا لکھا تھا؛

اور ایک آندھی آتی ہے کہ ہزاروں پھل ایک ساتھ جھڑ پڑتے ہیں،

اِن کا ساتھ ہونا ہی لکھا تھا۔''

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 199)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وباء والے کے ساتھ ایک پیالہ میں کھانا

امام اہل سنت' اعلیٰ حضرت' مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''حدیث جلیل میں ہے :

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخذ بید رجل مجذوم فادخلها معه فی القصعة

ثم قال کل ثقة باللہ و توکلا علی اللہ

کل معی بسم اللہ ثقة باللہ و توکلا علی اللہ

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جذامی صاحب کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پیالے میں رکھا؛ اور فرمایا؛

اللہ پر تکیہ ہے' اور اللہ پر بھروسہ "

("میرے ساتھ ہو کر' اللہ کا نام لے کر کھایئے؛ اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور اُس پر بھروسہ رکھتے ہوئے")

(رواه ابوداؤد' والترمذی' و ابن ماجه' بسند حسن' وابن حبان و الحاکم وصححاه)

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 223؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلی)

حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام اہل سنت' اعلیٰ حضرت' مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں **قوم ثقیف** کی سفیر حاضر ہوئے؛ کھانا حاضر لایا گیا؛

وہ لوگ نزدیک آئے' مگر ایک صاحب کہ اس مرض (**جذام**) میں مبتلا تھے؛ الگ ہو گئے؛

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :

قریب آؤ' قریب آئے؛ فرمایا؛ کھانا کھاؤ' کھانا کھایا؛

حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں :

و جعل ابوبکر یضع یده فیاکل مما یاکل منه المجذوم

(رواه ابوبکر بن ابی شیبة و ابن جریر عن القاسم)

"صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شروع کیا کہ جہاں سے وہ مجذوم نوالہ لیتے؛

وہیں سے صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نوالہ لے کر نوش فرماتے"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 223؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلی)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

(حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے) فرمایا :

لقد رأیت عمر بن الخطاب یؤتی بلاناء فیه الماء

فیعطیه معیقیبا فیشرب منه ثم یتناوله عمر بن یده فیضع فمه موضع فمه حتی یشرب منه

فعرفت انما یصنع عمر ذٰلک فرار من ان یدخله شئ من العدیٰ

(رویاه عن محمود رضی اللّٰه تعالیٰ عنه)

"میں نے تو امیر المؤمنین عمر کو یہ دیکھا ہے کہ، پانی اُن کے پاس لایا جاتا؛

وہ **معیقیب** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے؛ **معیقیب** پی کر "اپنے ہاتھ سے" امیر المؤمنین کو دیتے؛

امیر المؤمنین اُن کے منہ رکھنے کی جگہہ اپنا منہ رکھ کر، پانی پیتے؛

میں سمجھتا کہ امیر المؤمنین یہ اِس لئے کرتے ہیں کہ، بیماری اُڑ کر لگنے کا خطرہ اُن کے دل میں نہ آنے پائے"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 222؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلیٰ)

توضیح حدیث

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

"(اِس) حدیث نے تو خوب ظاہر کر دیا کہ امیر المؤمنین (عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) "خیال عدویٰ" (چھوت کے خیال خام) کی بیخ کنی فرماتے تھے؛ نری (اگر صرف اُن کی) "خاطر" منظور تھی تو اِس شدت مبالغہ کی کیا حاجت ہوتی، کہ پانی اُنہیں پلا کر؛ اُن کے ہاتھ سے لے کر؛ خاص اُن کے منہ رکھنے کی جگہہ پر منہ لگا کر، خود پیتے؛ معلوم ہوا کہ "عدویٰ" بے اصل ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 243؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلیٰ)

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''عمدۃ القاری (شرح صحیح بخاری) میں طبری سے ہے :

و عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان مولیٰ لنا اصابہ ذٰلک الداء

فکان یا کل فی صحافی و یشرب فی اقداحی و ینام علیٰ فراشی

(اُم المؤمنین، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ

ہمارے ایک غلام آزادشدہ کو یہ مرض ہوگیا تھا؛ وہ میرے برتنوں میں کھاتا؛

اور میرے پیالوں میں پیتا تھا؛ اور میرے گھر کے بستر پر سوتا تھا)

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 256؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلیٰ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم مبارک

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

(رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :)

کل مع صاحب البلاء تواضعا لربک و ایمانا

"بلاء (وباء) والے کے ساتھ کھانا کھا؛ اپنے رب کے لئے تواضع، اور اُس پر سچے یقین کی راہ سے"

(رواہ الامام الاجل الطحاوی عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 21؛ صفحہ 103-101)

خلاصۂ احادیث

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

پھر حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، واَجلّہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عملی کاروائی (جیسا کہ احادیث مبارکہ میں مذکور ہوا)؛ مجذوموں کو اپنے ساتھ کھلانا؛ اُن کا جھوٹا پانی پینا؛ اُن کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر برتن میں رکھنا؛ خاص اُن کے کھانے کی جگہہ سے نوالہ اُٹھا کر کھانا؛ جہاں منہ لگا کر اُنہوں نے پیا، بالقصد اُسی جگہہ منہ رکھ کر خود نوش کرنا؛ یہ اَور بھی واضح کر رہی ہے کہ "عدویٰ" یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا، محض خیال باطل ہے؛ ورنہ اپنے آپ کو بلاء کے لئے پیش کرنا، شرع ہرگز رَوا نہیں رکھتی۔''

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 237؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلیٰ)

الکوحل ؛ باعث صفائی نھیں ؛ بلکه نجس و ناپاک ھے

امام اہل سنت؛ اعلیٰ حضرت؛ مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

’’شراب کسی قسم کی ہو؛ مطلقاً حرام ہے؛ اور پیشاب کی طرح نجس بھی؛......

جس دَوا (مثلاً Senitizer وغیرہ) میں اُس کا جز (الکوحل) ہو؛ خواہ کسی طرح اُس کی آمیزش ہو؛

اُس کا کھانا بھی حرام؛ اُس کا لگانا بھی حرام؛ اُس کا بیچنا؛ خریدنا بھی حرام؛

طبیب (ڈاکٹر) کہ اُس کا استعمال بتائے (ترغیب دے)؛ مبتلائے گناہ۔‘‘

(فتاویٰ رضویہ مترجم؛ جلد 24؛ صفحہ 193)

دلوں کی صفائی اور وباء سے رھائی؛ صرف ذکر الٰھی میں ھے

امام اہل سنت؛ اعلیٰ حضرت؛ مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

ان لکل شئ صقالة و ان صقالة القوب ذکر اللّٰه و ما من شئ انجا من عذاب اللّٰه من ذکر اللّٰه

’’حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شے کی "صفائی" کے لئے کوئی نہ کوئی چیز ہے؛

اور دِلوں کی صفائی "اللہ کے ذکر" سے ہوتی ہے؛

کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات کے سلسلے میں؛

ذکر الٰہی سے بڑھ کر مفید نہیں۔‘‘

(فتاویٰ رضویہ مترجم؛ جلد 24؛ صفحہ 182)

سینیٹائزر

جو لوگ وباء کی بلاء سے بچنے کے لئے ’’مسنون دُعاؤں‘‘ اور ’’اللہ جلیل و جبار کی پناہ‘‘ اختیار کرنے کے بجائے؛ اللہ واحد قہار کی ’’حرام کردہ؛ ناپاک اشیاء‘‘ کی پناہ لے کر؛ یہ سمجھتے ہیں کہ اُنہیں وباء سے پناہ مل جائے گی؛ وہ ’’ناپاکی والے‘‘ خوب سمجھ لیں کہ جو اللہ رحیم و کریم کی رحمت سے دُور ہیں؛ وہ وباء سے زیادہ قریب ہیں......

کیا ہی خوب ہوتا کہ الکوحل و شراب کی نجاست کے بجائے مسلمان ایسے کڑے وقت میں ’’وضو‘‘ بنائے رکھنے کو اختیار کرتے؛ ذکر الٰہی اور مسنون دُعائیں پڑھتے اور تقدیر الٰہی پر بھروسہ کرتے......

کیا موت کو قریب سمجھتے ہو؛ اور آخرت کو دُور سمجھتے ہو!!!

وباء کے مسئلہ پر حکم شرعی

شریعت مطہرہ نے وباء کے شرعی مسئلہ میں لوگوں کے دو طبقے نگاہ رکھے ہیں؛ ایک طبقہ اُن کا ہے جو کہ "ضعیف الیقین "اور"ضعیف الایمان "ہے......ایسے لوگوں کے لئے شریعت مطہرہ نے ''چھوت'' کے باطل اعتقاد سے بچے رہنے کے لئے یہ ''چھوٹ'' دی ہے کہ وہ ایسے مریضوں سے دُور رہیں؛ مگر ساتھ میں اِس احتیاط کا مضبوط تھامے رکھنا بھی ضروری قرار دیا کہ یہ بچنا' دراصل ایمان بچانے کے لئے ہے؛ نہ کہ اُسی بلاء میں مبتلاء رہنے کے لئے......

اور اِس حکم شرع کو محض "حکم احتیاطی استحبابی' غیر واجب" قرار دیا گیا؛ جبکہ دوسرے طبقہ کو "قوی الایمان "اور"کامل الایمان' بندگانِ خدا" کہہ کر مخاطب کیا گیا؛ اور اُنہیں حکم شرع سنایا گیا کہ :

"قوی الایمان" اور"کامل الایمان' بندگان خدا" کے لئے

حکم شرع

امام اہل سنت' اعلیٰ حضرت' مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''کامل الایمان' وہ کرے جو' صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کیا؛ اور کس قدر مبالغہ کے ساتھ کیا؛ اگر عیاذاباللہ' کچھ حادث ہوتا (بیماری پیدا بھی ہوجاتی) ؛ اُن کے خواب میں بھی خیال نہ گزرتا کہ یہ "عدوائے باطلہ "(باطل وجہ بیماری' جس کا کوئی وجود نہیں) سے پیدا ہوا......بے تقدیر الٰہی کچھ نہ ہو سکے گا۔''

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 251؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلیٰ)

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''غرض "قوی الایمان" کو "توکل علی اللہ" اُس (مریض) سے مخالطت (یعنی، ملنے جلنے، ساتھ کھانے پینے) میں، کچھ نقصان نہیں۔''

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 21؛ صفحہ 103)

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''اور جہاں یہ نہ ہو (یعنی نجاست والا عارضہ نہ ہو) تو اُس کا) کپڑا پہننے میں حرج نہیں؛ یونہی ساتھ کھانے میں؛ **جبکہ** ایمان قوی ہو کہ، اگر معاذاللہ؛ بتقدیرِ الٰہی اُسے وہی مرض ہو جائے تو یہ نہ سمجھے کہ ساتھ کھانے، یا اُس کا کپڑا پہننے سے ہو گیا؛ ایسا نہ کرتا، تو نہ ہوتا۔''

(احکام شریعت؛ حصہ اوّل؛ مسئلہ 38)

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''اور "کامل الایمان، بندگانِ خدا" کے لئے کچھ حرج نہیں، کہ وہ اِن سب مفاسد سے پاک ہیں۔''

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 282-281؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلیٰ فی حکم المبتلیٰ)
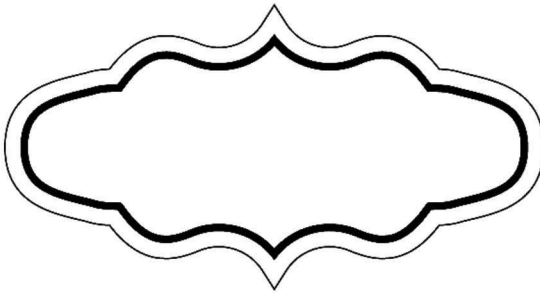
"ضعیف الیقین" اور "ضعیف الایمان" کے لئے

حکم شرع

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''اِس دُور اَندیشی سے کہ مبادا، اِسے کچھ پیدا ہو (یعنی بیمار سے میل جول رکھتے ہوئے اگر اُسے بھی وہی بیماری پیدا ہوگئی، تو) اور، ابلیس لعین وسوسہ ڈالے کہ دیکھ! بیماری اُڑ کر لگ گئی؛ اور اب معاذ اللہ، اُس اَمر کی حقانیت، اُس کے خطرہ (دل) میں گزرے گی، جسے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "باطل" فرما چکے؛ (اور) یہ اُس مرض سے بھی بدتر مرض ہوگا؛

اِن وجوہ سے شرع حکیم و رحیم نے "ضعیف الیقین" لوگوں کو حکم استحبابی دیا ہے کہ وہ اُس سے دُور رَہیں؛

اور "کامل الایمان، بندگانِ خدا" کے لئے کچھ حرج نہیں، کہ وہ اِن سب مفاسد سے پاک ہیں؛......

خوب سمجھ لیا جائے کہ دُور ہونے کا حکم، اِن حکمتوں کی وجہ سے ہے؛ نہ یہ کہ، بیماری اُڑ کر لگ جائے گی؛ اِسے تو اللہ و رسول رَدّ فرما چکے؛

("ضعیف الیقین" لوگوں کے لئے یہ حکم استحبابی)

یہ حکم (محض) ایک احتیاطی استحبابی ہے؛ "واجب" نہیں؛......

(یعنی اِس غیر واجب احتیاط کو اختیار کرنے کے باوجود، اب بھی) ہرگز کسی واجب شرعی کا معارضہ (مقابلہ) نہ کرے گا؛ مثلاً، معاذ اللہ، جسے یہ عارضہ (بیماری) ہو، اُس کے اَولاد و اَقارب و زَوجہ، سب اِس احتیاط کے باعث، اُس سے دُور بھاگیں، اور اُسے تنہا و ضائع چھوڑ دیں؛ (تو) یہ ہرگز "حلال" نہیں؛ بلکہ (یہاں تک کہ) زوجہ، ہرگز اُسے، ہمبستری سے بھی (شرعاً) منع نہیں کر سکتی......

اور، خدا ترس بندے تو ہر بیکس بے یار کی اعانت (اِمداد و خدمت) اپنے ذمہ پر لازم سمجھتے ہیں۔''

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 282-281؛ رسالہ اِجالۃ الحق المتجلیٰ فی حکم المبتلیٰ)

امامِ اہلِ سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''اور اگر **ضعیف الایمان** ہے تو، وہ اُن مرض والوں سے بچے، جن کی نسبت "متعدی" (چھوت) ہونا، عوام کے ذہن میں جما ہوا ہے؛ جیسے جذام؛ و العیاذ باللّٰہ تعالیٰ؛

(اور) یہ بچنا اِس خیال سے نہ ہو کہ، بیماری لگ جائے گی؛ کہ یہ تو مردُود و باطل ہے؛

بلکہ، اِس خیال سے کہ عیاذا باللّٰہ؛ اگر بتقدیرِ الٰہی کچھ واقع ہوا، تو ایمان ایسا قوی نہیں کہ (اُس کا کمزور ایمان) شیطانی وَسوسہ کی مدافعت (بچاؤ) کرے؛

اور جب مدافعت نہ ہوسکی تو "فاسد عقیدے" میں مبتلا ہونا ہوگا؛ لہٰذا، احتراز کرے (بچے)۔''

(احکام شریعت؛ حصہ اوّل؛ مسئلہ 38)

امامِ اہلِ سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''دُوری اور فرار کا حکم اِس لئے ہے کہ اگر قرب و اختلاط رہا؛ اور معاذ اللہ، قضا و قدر سے کچھ مرض اِسے بھی حادث (پیدا) ہوگیا تو ابلیس لعین اُس کے دل میں وَسوسہ ڈالے گا کہ دیکھ! بیماری اُڑ کر لگ گئی؛

یہ اوّل، تو ایک امر باطل کا اعتقاد ہوگا؛ اِسی قدر فساد کے لئے کیا کم تھا؛ پھر متواتر حدیثوں میں سن کر کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے بیماری اُڑ کر نہیں لگتی؛ (یہ جانتے ہوئے) یہ وَسوسہ دل میں جمنا، سخت خطرناک و ہائل ہوگا؛

لہٰذا ضعیف الیقین لوگوں کو اپنا دین بچانے کے لئے دُوری بہتر ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 251-250؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلیٰ)

امامِ اہلِ سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

"اور "ضعیف الاعتقاد" کے حق میں "اپنے دین کی احتیاط کو" احتراز (بچنا) بہتر۔''

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 21؛ صفحہ 103)

وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْكَرِيْمِ الْوَهَّاب ۞ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى السَّيِّدِ الْاَوَّاب ۞ وَ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ خَيْرِ وَ آل وَ اَصْحَاب ۞ اِلٰى يَوْمِ الْحِسَاب ۞

مؤمنین مخلصین کے لئے جس قدر ضروری مضامین تھے اُن کا کافی وشافی بیان گزشتہ باب وصفحات میں مکمل ہو چکا؛ وباء کے مسائل شرعیہ آپ جان چکے ہیں؛ اب یہاں اِس باب میں ہم اُن شبہات کو ذکر کر کے اُن کے جوابات امام اہل سنت قدس سرہٗ کے رسائل سے پیش کریں گے؛ جو احادیث کے ذخیرہ پر مناسب نظر نہ ہونے کے باعث پیدا ہو سکتے ہیں۔

طاعون سے فرار

امام اہل سنت؛ اعلیٰ حضرت؛ مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''طاعون؛ عمواس شام میں تھا؛ امیر المؤمنین (حضرت عمر فاروق) رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں کے عزم سے روانہ ہو چکے تھے؛ جب سرحد شام وحجاز؛ موضع سرغ پر پہنچے ہیں؛ خبر پائی کہ "شام" میں بشدت طاعون ہے؛ امیر المؤمنین نے (صحابہ) "مہاجر کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشورہ کیا؛ (تو) بعض نے کہا (کہ)؛ حضرت! کام کے لئے چلے ہیں؛ رجوع (واپسی) نہ چاہئے؛ (جبکہ) بعض نے کہا؛ حضرت کے ساتھ بقیہ اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں؛ ہماری رائے نہیں کہ اُنہیں وباء پر پیش کریں؛

پھر (صحابہ) "انصارِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم" کو بلایا؛ وہ بھی یونہی (رائے میں) مختلف ہوئے؛ پھر (صحابہ) "اکابر مؤمنین فتح" کو بلایا؛ (تو) اُنہوں نے بالاتفاق؛ (واپس) نہ جانے کی رائے دی؛

امیر المؤمنین نے واپسی کی "ندا" کردی؛ (یعنی واپسی کا اعلان فرمادیا)؛ اِس پر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا :

أفرار من قدر اللّٰہ

" کیا تقدیر الٰہی سے بھاگنا؟"

امیر المؤمنین نے فرمایا؛ کاش کوئی اور ایسا کہتا :

نعم نفر من قدر اللّٰہ الیٰ قدر اللّٰہ

"ہاں! ہم تقدیر الٰہی سے تقدیر الٰہی کی طرف بھاگتے ہیں"

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ؛ کسی کام کو گئے ہوئے تھے؛ جب واپس آئے (تو) اُنہوں نے کہا : مجھے اِس مسئلہ کے حکم کا علم ہے؛ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا :

اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجو افرار منه

"جب تم کسی زمین میں طاعون (وباء) ہونا سنو؛ تو وہاں طاعون کے سامنے نہ جاؤ؛
اور جب تمہاری جگہہ (وباء) واقع ہو؛ تو اُس سے بھاگنے کو نہ نکلو"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 205-204)

امامِ اہلِ سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

’’(تو جواب میں امیر المؤمنین نے) فرمایا :

لو غیرک قالھا یا ابا عبیدۃ؛ نعم؛ نفر من قدر اللّٰہ الیٰ قدر اللّٰہ؛ ارایت لو کان لک ابل ھبطت وادیا لہ عدوتان احد ھما خصبۃ والاخری جدبۃ الیس ان رعیت الخصبۃ رعیتھا بقدر اللّٰہ و ان رعیت الجدبۃ رعیتھا بقدر اللّٰہ

"کاش! اے ابوعبیدہ! یہ بات تمہارے سوا کسی اَور نے کہی ہوتی؛
(یعنی تمہارے علم وفضل سے بعید تھی)
ہاں! ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگتے ہیں؛
بھلا بتاؤ تو اگر تمہارے کچھ اونٹ ہوں، اُنہیں لے کر کسی وادی میں اُترو، جس کے دو کنارے ہوں، ایک سرسبز، دوسرا خشک؛
تو کیا یہ بات نہیں ہے کہ اگر تم شاداب میں چراؤ گے، تو خدا کی تقدیر سے؛
اور، خشک میں چراؤ گے، تو خدا کی تقدیر سے"

(اخرجہ الائمۃ مالک؛ و احمد؛ والبخاری؛ و مسلم؛ والنسائی؛ عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما)

یعنی با آنکہ؛ سب کچھ تقدیر سے ہے؛ پھر آدمی خشک جنگل چھوڑ کر، ہرا بھرا، چرائی کے لئے اختیار کرتا ہے؛ (تو) اِس سے تقدیرِ الٰہی سے بچنا، لازم نہیں آتا؛ یونہی ہمارا اُس زمین میں نہ جانا، جس میں وباء پھیلی ہے؛ یہ بھی تقدیر سے فرار نہیں؛ بلکہ "اِصلاحِ نیت" کے ساتھ "عین توکل" ہے۔‘‘

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 29؛ صفحہ 321-320)

امامِ اہلِ سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

’’سب نے اپنی اپنی رائے ظاہر کی، مگر کسی کو اِس بارے میں اِرشادِ اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معلوم نہ تھا؛ نہ خود امیر المؤمنین کے علم میں تھا؛ یہاں تک کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اُس وقت (جبکہ مشورہ ہو رہا تھا) اپنے کسی کام کو تشریف لے گئے تھے، اُنہوں نے آ کر ارشادِ والا (فرمانِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بیان کیا، اور اُسی پر عمل کیا گیا......

تو دو، ایک صحابہ سے جو اِس کا خلاف مروی ہوا، (وہ) اطلاع حدیث سے پہلے تھا۔‘‘

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 295-294؛ رسالہ عجالۃ **تیسر الماعون للسکن فی الطاعون**)

وفد ثقیف

صحابی اہل بدر؛ حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

﴿**معیقیب** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اہل بدر (ومہاجرین سابقین اوّلین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہیں) اُنہیں یہ مرض (جذام) تھا﴾

امام اہل سنت؛ اعلیٰ حضرت؛ مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

جب **وفد ثقیف** حاضر بارگاہِ اقدس ہوئے؛ اور دَست انور پر بیعتیں کیں؛ اُن میں ایک صاحب کو یہ عارضہ (مرض جذام) تھا؛ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرما بھیجا :

ارجع فقد بایعناک

(رواہ ابن ماجہ)

"واپس جاؤ؛ تمہاری بیعت ہوگئی"

"یعنی زبانی کافی ہے؛ مصافحہ نہ ہونا؛ مانع بیعت نہیں"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 219-218؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلیٰ)

الجواب بعون الوهاب

حضرت معیقیب اور حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام اہل سنت؛ اعلیٰ حضرت؛ مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

"امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں **قوم ثقیف** کی سفیر حاضر ہوئے؛ کھانا حاضر لایا گیا؛ وہ لوگ نزدیک آئے؛ مگر ایک صاحب کہ اِس مرض (جذام) میں مبتلا تھے؛ الگ ہوگئے؛

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا؛ قریب آؤ؛ قریب آئے؛ فرمایا؛ کھانا کھاؤ؛ کھانا کھایا؛

حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں :

و جعل ابوبکر یضع یدہ فیاکل مما یاکل منہ المجذوم

(رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ و ابن جریر عن القاسم)

"صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شروع کیا کہ جہاں سے وہ مجذوم نوالہ لیتے؛

وہیں سے صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نوالہ لے کر نوش فرماتے"

غالباً یہ وہی مریض ہیں؛ جن کی زبانی بیعت پر اکتفا فرمائی گئی تھی۔"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 223؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلیٰ)

حضرت معیقیب اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امامِ اہلِ سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے "بعض ساکنان موضع جرش" نے بیان کیا کہ "عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما" نے حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جذامی سے بچو؛ جیسا درندے سے بچتے ہیں؛ وہ ایک نالے میں اُترے تو تم دوسرے میں اُترو"؛ میں نے کہا: "واللہ! اگر عبداللہ بن جعفر نے یہ حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا؛ جب میں مدینہ طیبہ آیا؛ اُن سے ملا؛ اور "اِس حدیث" کا حال پوچھا، کہ اہلِ جرش آپ سے یوں ناقل تھے؛ (تو عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) فرمایا :

کذبوا واللّٰہ ما حدثتھم ھذا و لقد رأیت عمر بن الخطاب یؤتی بلاناء فیہ الماء فیعطیہ معیقیبا فیشرب منہ ثم یتناولہ عمر بن یدہ فیضع فمہ موضع فمہ حتی یشرب منہ فعرفت انما یصنع عمر ذٰلک فرار من ان یدخلہ شئ من العدیٰ

(روٰہ عن محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"واللہ! اُنہوں نے غلط نقل کی؛ میں نے یہ حدیث اُن سے نہ بیان کی؛ میں نے تو امیر المؤمنین عمر کو یہ دیکھا ہے کہ پانی اُن کے پاس لایا جاتا؛ وہ **معیقیب** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے؛ **معیقیب** پی کر''اپنے ہاتھ سے'' امیر المؤمنین کو دیتے؛ امیر المؤمنین اُن کے منہ رکھنے کی جگہہ اپنا منہ رکھ کر پانی پیتے؛ میں سمجھتا کہ امیر المؤمنین یہ اِس لئے کرتے ہیں کہ بیماری اُڑ کر لگنے کا خطرہ اُن کے دل میں نہ آنے پائے"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 222؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلیٰ)

تبصرۂ رضویہ :

امامِ اہلِ سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''(اس) حدیث نے تو خوب ظاہر کر دیا کہ امیر المؤمنین (عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) "خیال عدویٰ" (چھوت کے خیال خام) کی بیخ کنی فرماتے تھے؛ نری (اگر صرف اُن کی) "خاطر" منظور تھی تو اِس شدت مبالغہ کی کیا حاجت ہوتی، کہ پانی اُنہیں پلا کر؛ اُن کے ہاتھ سے لے کر؛ خاص اُن کے منہ رکھنے کی جگہہ پر منہ لگا کر خود پیتے؛ معلوم ہوا کہ "عدویٰ" بے اصل ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 243؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلیٰ)

صبح کی دعوت

امامِ اہلِ سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "صبح" کو کچھ لوگوں کی دعوت کی؛ اِن میں **معیقیب** رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے؛ وہ سب کے ساتھ کھانے میں شریک کیئے گئے؛ اور امیر المؤمنین نے اُن سے فرمایا :

خز مما یلیک و من شقک فلو کان غیرک ما اکلنی فی صحفۃ و لکان بینی و بینہ قید رمح

(رواہ ابن سعد و ابن جریر عن فقیہ المدینۃ خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

"اپنے قریب سے، اپنی طرف سے لیجئے؛ اگر آپ کے سوا کوئی اَور اِس مرض کا ہوتا تو میرے ساتھ ایک رکابی میں نہ کھاتا؛

اور مجھ میں، اور اُس میں، ایک نیزے کا فاصلہ ہوتا"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 221؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلی)

شام کی دعوت

امام اہلِ سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دسترخوان پر "شام" کو کھانا رکھا گیا؛ لوگ حاضر تھے؛ امیر المؤمنین برامد ہوئے کہ اُن کے ساتھ کھانا تناول فرمائیں؛

معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی، صحابی مہاجر حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا :

ادن فاجلس و ایم اللّٰہ لو کان غیرک بہ الذی بک لما جلس منی ادنی من قید رمح

"قریب آیئے؛ بیٹھئے؛ خدا کی قسم! دوسرا ہوتا تو ایک نیزے سے کم فاصلے پر میرے پاس نہ بیٹھتا"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 221؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلی)

وجوہات و نکات

امام اہلِ سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس حدیث، کہ اُن ثقفی سے فرمایا کہ پلٹ جاؤ، تمہاری بیعت ہوگئی؛ اِس امر کی متعدد حکمتیں (وجوہ) بیان فرمائیں؛ یہاں ہم اُن کو اپنے الفاظ میں ذکر کرتے ہیں؛ ملاحظہ فرمائیں :

☆ حاضرین میں سے کسی کو یہ خیال نہ پیدا ہو کہ ہم اب تک بچے رہے، ہم اِس سے بہتر ہیں؛ اور "خود بینی" اِس مرض سے بھی سخت تر بیماری ہے......

☆ یونہی مریض، باقی سب اہلِ مجمع کو دیکھ کر غمگین نہ ہو کہ یہ سب ایسے چین میں ہیں، جبکہ وہ بلاء میں مبتلاء؛ تو اُس کے قلب میں تقدیر کی شکایت پیدا ہونے کا امکان ہوسکتا ہے؛ اُس کا حفظ ضروری جانا......

☆ آدمی کی طبیعت میں گھن والے مرض سے قربت میں نفرت پائی جاتی ہے؛ بالخصوص باشندگانِ عرب؛ لہٰذا حاضرین کا لحاظ خاطر فرمایا......

☆ بہت ممکن کہ خاص ''مریض رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کی ہی خاطر لحاظ فرمایا ہو؛ کہ ایسا مریض، خصوصاً نو مبتلا، خصوصاً ذی وجاہت، ایسی حالت میں مجمع میں آتا ہوا شرماتا ہے......

☆ ممکن کہ اُن کے ہاتھوں سے ''رطوبت'' نکلتی تھی؛ تو مصافحہ میں مانع نفاست طبع ہونے پر منع فرمایا ہو......

اِن میں سے اکثر وجوہ، خود ''مجمع البحار'' سے نقل فرمائیں۔

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 240؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلی؛ ملخصاً)

﴿جذامی سے بچو؛ جیسا درندے سے بچتے ہیں؛ وہ ایک نالے میں اُترے تو تم دوسرے میں اُترو"﴾

حضرت عبداللہ بن جعفر انصاری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ

صحابی جلیل القدر، منجملہ اصحاب بدر و مہاجرین سابقین اوّلین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم اجمعین

الجواب بعون الوھاب

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

"محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے "بعض ساکنان موضع جرش" نے بیان کیا کہ "عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما" نے حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جذامی سے بچو؛ جیسا درندے سے بچتے ہیں؛ وہ ایک نالے میں اُترے تو تم دوسرے میں اُترو"؛

میں نے کہا: "واللہ! اگر عبداللہ بن جعفر نے یہ حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا؛ جب میں مدینہ طیبہ آیا؛ اُن سے ملا؛ اور "اِس حدیث" کا حال پوچھا، کہ اہل جرش آپ سے یوں ناقل تھے؛ (تو عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) فرمایا :

کذبوا واللّٰہ ما حدثتھم ھذا و لقد رأیت عمر بن الخطاب یؤتی بلاناء فیه الماء فیعطیه معیقیبا فیشرب منه ثم یتناوله عمر بن یده فیضع فمه موضع فمه حتی یشرب منه فعرفت انما یصنع عمر ذٰلک فرار من ان یدخله شئ من العدیٰ

(روياه عن محمود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه)

"واللہ! اُنہوں نے غلط نقل کی؛ میں نے یہ حدیث اُن سے نہ بیان کی؛ میں نے تو امیر المؤمنین عمر کو یہ دیکھا ہے کہ، پانی اُن کے پاس لایا جاتا؛ وہ **معیقیب** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے؛ **معیقیب** پی کر، "اپنے ہاتھ سے"، امیر المؤمنین کو دیتے؛ امیر المؤمنین اُن کے منہ رکھنے کی جگہہ، اپنا منہ رکھ کر، پانی پیتے؛ میں سمجھتا کہ امیر المؤمنین یہ اِس لئے کرتے ہیں کہ، بیماری اُڑ کر لگنے کا خطرہ اُن کے دل میں نہ آنے پائے"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 222؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلیٰ)

جذامی سے بھاگ ؛ جیسے شیر سے

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :
''حدیث صحیح جلیل، کہ ایسا ہی رنگ جامعیت رکھتی ہے؛ صحیح بخاری شریف میں، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے؛
حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

لا عدویٰ و فرمن المجذوم کما تفر من الاسد

"بیماری اُڑ کر نہیں لگتی؛ اور جذامی سے بھاگ، جیسا شیر سے بھاگتا ہے"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 234؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلیٰ)

الجواب بعون الوھاب

حدیث صحیح جلیل ؛ رنگ جامعیت کے ساتھ :

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''اِسی (حدیث) میں ابطال عدویٰ موجود؛
کہ مجذوم سے بھاگو اور بیماری اُڑ کر نہیں لگتی؛
تو یہ حدیث خود واضح فرما رہی ہے کہ "بھاگنے کا حکم" اِس وَسوسہ واَندیشہ کی بناء پر نہیں۔''

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 237؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلیٰ)

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''بھاگنے کا حکم اِس لئے ہے کہ وہاں ٹھہریں گے تو اُن پر نظر پڑے گی؛
اور اِس سے وہ مفاسد (یعنی) عجب (خود بینی)؛ وتحقیر؛ وایذا؛ پیدا ہوں گے۔''

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 250؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلیٰ)

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''یعنی اُدھر زیادہ دیکھنے سے تمہیں گھن آئے گی ؛ نفرت پیدا ہوگی؛ اُن مصیبت زَدوں کو حقیر سمجھو گے؛
ایک تو یہ خود حضرت عزت (اللہ عزوجل) کو پسند نہیں؛ پھر اِس سے اُن گرفتارانِ بلاء کو ناحق ایذا پہنچے گی۔''

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 240-239)

جذامی کی طرف نظر کرنا

ابن ماجہ میں بسند حسن صالح، حدیث ہے کہ :

لا تدیموا النظر الی المجذومین

"مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو"

(فتاویٰ رضویہ، جلد24، صفحہ217، رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلیٰ)

یونہی ایک اور روایت میں ہے کہ :

لاتحدوا النظر الی المجذومین

"جذامیوں کی طرف، پوری نگاہ نہ کرو"

(رواہ ابوداؤد الطیالسی والبھیقی فی السنن بسند حسن)

الجواب بعون الوھاب

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''حدیث...... "جذامیوں کو نظر جما کر نہ دیکھو؛ اُن کی طرف تیز نگاہ نہ کرو"...... صاف یہ محمل رکھتی ہے کہ اُدھر زیادہ دیکھنے سے تمہیں گھن آئے گی؛ نفرت پیدا ہوگی؛ اُن مصیبت زَدوں کو حقیر سمجھو گے؛ ایک تو یہ خود حضرت عزت (اللہ عزوجل) کو پسند نہیں؛ پھر اس سے اُن گرفتارانِ بلاء کو ناحق ایذا پہنچے گی...... (ثبوت ملاحظہ فرمائیں) :

علامہ مناوی، تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں :

(لا تحدوا النظر) لانہ اذی ان لا تعافوھم فتنزدروھم او تحقروھم

"(نظریں جما کر جذامیوں کو نہ دیکھو) اِس لئے کہ یہ ایذا ہے؛ کہیں تم اُن سے گھن نہ کرنے لگو؛
اور اُن کو عیب دار سمجھتے ہوئے تحقیر نہ کرنے لگو"

علامہ فتنی، مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں :

لا تدیموا النظر الی المجذومین لانہ اذا ادامہ حقرہ و تاذی بہ المجذوم

"نگاہ جما کر جذامیوں کو نہ دیکھو؛ اِس لئے کہ یہ ایذا ہے؛ جب کوئی نگاہ جما کر اُنہیں دیکھے تو اُنہیں حقیر سمجھے گا؛
اور جذامیوں کو اِس طرح تکلیف ہوگی"

(فتاویٰ رضویہ، جلد24، صفحہ240-239، رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلیٰ)

تندرست جانوروں کے پاس بیمار جانور لانا

امام اہلِ سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

"امام احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِسی قدر روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

لا یوردن ممرض علیٰ مصح

"ہرگز بیمار جانور، تندرست جانوروں کے پاس پانی پلانے کو نہ لائے جائیں"

الجواب بعون الوھاب

(اور اِس کی وجہ بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اِرشاد فرمائی کہ)

بیہقی نے سنن میں یوں مطولاً تخریج کی کہ، ارشاد فرمایا :

لا عدویٰ ولا یحل الممرض علی المصح ولیحل المصح حیث شاء فقیل یا رسول اللّٰہ ولم ذٰلک قال لانہ اذی

"بیماری اُڑ کر نہیں لگتی؛ اور تندرست جانوروں کے پاس، بیمار جانور نہ لائیں؛ اور تندرست جانور والا جہاں چاہے لے جائے؛

عرض کی گئی؛ یہ کس لئے؟

فرمایا؛ اِس لئے کہ اِس میں اذیت ہے"

یعنی لوگ برا مانیں گے؛ اُنہیں ایذا ہوگی۔"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 233؛ رسالہ عجالۃ الحق المتجلی فی حکم المبتلی)

عین توکل

امام اہلِ سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

(امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طاعون کے ذکر پر ارشاد فرمایا :)

بھلا، بتاؤ تو اگر تمہارے کچھ اونٹ ہوں، اُنہیں لے کر کسی وادی میں اُترو، جس کے دو کنارے ہوں، ایک سرسبز، دوسرا خشک؛

تو کیا یہ بات نہیں ہے کہ اگر تم شاداب میں چراؤ گے، تو خدا کی تقدیر سے؛

اور، خشک میں چراؤ گے، تو خدا کی تقدیر سے"

(اخرجہ الائمۃ مالک؛ و احمد؛ والبخاری؛ و مسلم؛ والنسائی؛ عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما)

یعنی......سب کچھ تقدیر سے ہے؛ پھر آدمی خشک جنگل چھوڑ کر، ہرا بھرا، چرائی کے لئے اختیار کرتا ہے؛ (تو) اِس سے تقدیرِ الٰہی سے بچنا، لازم نہیں آتا؛ یونہی ہمارا اُس زمین میں نہ جانا، جس میں وباء پھیلی ہے؛ یہ بھی تقدیر سے فرار نہیں؛ بلکہ "اِصلاحِ نیت" کے ساتھ "عین توکل" ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 29؛ صفحہ 321-320)

مسنون دُعاؤں کی پناہ گاہ

ہمارے رب کی رحمت، کہ ہمیں ہر طرح کی وباء سے محفوظ رہنے کی کئی مسنون دُعائیں عطا فرما دیں؛ تو پھر ہم اِن مبارک و مقدس عطیات کے ہوتے، اللہ وحدہٗ لاشریک کے "غیر" کی بات پر کیوں کان دھریں...... مسنون دُعائیں کیوں نہ پڑھیں......

ایسی کئی "مسنون دُعائیں" ہیں جن کے صبح و شام پڑھنے والوں کو سچی بشارت ہے کہ وہ آفات و بلاء و وباء سے محفوظ رہیں گے......

اور احادیث صحیحہ میں ایسی مسنون دُعاء اِرشاد ہے کہ جو اگر کسی بیمار، وباء کو دیکھ کر ایک مرتبہ پڑھ لے، تو پھر تمام زندگی اُسے کبھی بھی وہ وباء نہیں پہنچے گی...... اور ایسی بھی دُعاء اِرشاد فرمائی گئی ہے کہ اگر کسی شدید بیمار کے سامنے پڑھی جائیں، تو اگر زندگی لکھی ہے تو ضرور اُسے شفاء ہو......

"حق سُبحٰنہ، ہر جگہہ مسلمانوں کو عافیت بخشے، اور اپنے حفظ و امان میں رکھے؛ **آمین، بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیھم اجمعین۔**"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ حَمْدُہٗ لِلنَّجَاۃِ مِنَ الْبَلَایَا خَیْرُ مَاعُوْن

وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ السَّلَامُ عَلٰی مَنْ جَعَلَتْ شَھَادَۃَ اُمَّتِہٖ فِی الطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْن

وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمَانَاتِھِمْ وَ عَھْدِھِمْ رَاعُوْن

فَلَا یَفِرُّوْنَ اِذَا لَاقَوْا وَھُمْ فِیْ اَعْلَاءِ کَلِمَۃِ اللّٰہِ سَاعُوْن

وَ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ طَوَاعُوْنَ اِلَی الْمَعْرُوْفِ دَاعُوْن

وَ عَنِ الْمُنْکَرِ مَنَاعُوْن

محمد کامران عالم خاں خاں القادری الرضوی

23 رجب المرجب 1441 ہجری؛ مطابق 19 مارچ 2020 عیسوی

انتباہ ضروری

اِس رسالہ کا مقصد مسلمانوں کو وباء کے سلسلہ میں اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنا ہے؛ تاکہ وہ وباء کے سلسلہ میں پھیلائے گئے خلاف شرع ڈر وخوف کے وہم سے باہر آسکیں اور اپنے ایمان وعقائد کا تحفظ کر سکیں؛ مگر اِس کے ساتھ ساتھ یہ خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ ضروری نہیں کہ ساری دُنیا' بھی اسلامی تعلیمات کو قبول کر لے؛ لہٰذا حکومت اِس سلسلہ میں اپنے نظریات کے تحت جو بھی حفاظتی اقدامات کرتی ہے؛ اُن کے خلاف فتنہ اُٹھانا بھی شرعاً ممنوع ہے؛ مسلمانوں کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ بس اپنے قلوب اسلامی تعلیمات کے مطابق رکھیں' اور انفرادی حیثیت سے قانوناً جائز طور پر اپنے معمولات کو برقرار رکھیں؛ تاوقتیکہ حکومت خود اِن اسلامی تعلیمات کو قبول کرنے اور اِن کا نفاذ کرنے' کا اعلان کردے۔

امام اہل سنت' اعلیٰ حضرت' مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''اگر قانوناً جرم ہو' تو ایسا مباح' جو مسلمان کو' معاذ اللہ' ذلت پر پیش کرے' شرعاً ممنوع ہوجاتا ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 20؛ صفحہ 263)

''اِس کا بھی لحاظ ضرور ہے کہ کسی جرم قانونی کا ارتکاب کرکے اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرنا بھی منع ہے۔''

حدیث میں ہے :

من اعطی الذلة من نفسه طائعا غیر مکره فلیس منا

''جو شخص بغیر کسی مجبوری کہ اپنے آپ کو بخوشی ذلت پر پیش کرے' وہ ہمارے طریقہ پر نہیں۔''

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 29؛ صفحہ 94-93)

والحمد للہ رب العٰلمین؛ و افضل الصّلوٰۃ و السّلام علی الجوھر الفرد المبین

و اٰلہٖ و صحبہٖ و ابنہٖ و حزبہٖ اجمعین؛ آمین

ایسی ''**مسنون دُعائیں**'' جن کے صبح وشام پڑھنے والوں کو سچی بشارت ہے کہ
وہ تمام **آفات و بلاء و وَباء** سے محفوظ رہیں گے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡبَرَصِ وَالۡجُنُوۡنِ وَالۡجُذَامِ وَ مِنۡ سَیِّءِ الۡاَسۡقَامِ ۝

(اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں' ہر برے مرض سے؛ برص ہو یا جنون وجذام' وغیرہ' کوئی بھی)

اَعُوۡذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّاتِ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝

(ترجمہ : میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ مخلوق کے ہر شر سے پناہ مانگتا ہوں)

بِسۡمِ اللهِ الَّذِیۡ لَا یَضُرُّ مَعَ اسۡمِہٖ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَ ھُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ۝

(ترجمہ : اللہ کے نام سے (ہر شے کی ابتداء)؛ جس کے نام کی برکت سے' کوئی شے نقصان نہیں پہنچاتی؛
نہ زمین میں' اور نہ ہی آسمان میں؛ اور وہی ہے سننے اور جاننے والا)

ہر قسم کی وباء و بلا' اور مصیبت سے محفوظ رہنے کے لئے' درج ذیل تینوں مسنون دُعائیں تین تین مرتبہ ''صبح وشام'' پڑھا کریں......
اِن تینوں مسنون دُعاؤں کے پڑھنے کے لئے اوقاتِ معینہ یعنی ''صبح وشام'' کا وقت کافی کثیر ہے؛ یعنی رات سوا بارہ بجے کے بعد سے طلوع آفتاب کے درمیان' جس وقت بھی پڑھیں تو وہ ''صبح'' کا پڑھنا شمار ہوگا؛ یونہی زوال کے بعد (یعنی تقریباً ایک بجے دِن) سے غروبِ آفتاب کے درمیان' جس وقت بھی پڑھیں تو وہ ''شام'' کا پڑھنا شمار ہوگا۔

کوئی ایک دُعاء بھی پڑھ سکتے ہیں......اور' اگر تینوں دُعائیں پڑھیں تو اِس طرح کہ دُرود شریف ایک بار پڑھ کر دُعاء شروع کریں؛ اور ہر دُعاء تین بار پڑھ کر پھر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھیں...... پڑھنے کے بعد اپنے سینے پر دَم کرلیں؛ اور اگر گھر میں چھوٹے بچے ہوں' تو اُن پر بھی دَم کردیں۔

ایسی ''مسنون دُعاء'' جو کسی مریض کو دیکھ کر پڑھ لیا جائے تو زندگی میں کبھی بھی وہ مرض نہیں ہوگا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ عَافَانِیۡ مِمَّا ابۡتَلَاكَ بِہٖ وَ فَضَّلَنِیۡ عَلٰی كَثِیۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقَ تَفۡضِیۡلًا ۝

دُرودِ رضویہ

صَلَّی اللهُ عَلَی النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَ اٰلِہٖ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمۡ ۝ صَلٰوۃً وَّ سَلَامًا عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللهِ ۝

ایسی ’’مسنون دُعاء‘‘ کہ اگر کسی شدید بیمار کے سامنے پڑھی جائے تو اگر زندگی لکھی ہے تو ضرور اُسے شفاء ہو

اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ

(ترجمہ : میں اللہ‘ عظمت والے سے مانگتا ہوں‘ جو رب عرش عظیم ہے‘ کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمادے)

(اوّل وآخر دُرود شریف؛ مندرجہ بالا دُعاء سات مرتبہ پڑھ کر مریض پر دَم کردیں)

امام اہل سنت‘ اعلیٰ حضرت‘ مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :
سنن نسائی شریف میں ہے کہ جو کوئی ایسے مریض کے پاس‘ جس کی موت مقدر نہ ہو؛ اِن الفاظ سے سات دفعہ دُعاء کرے‘ (اوّل وآخر دُرود شریف) تو وہ صحتیاب ہوجائے گا......فتاویٰ رضویہ شریف؛ جلد 24؛ صفحہ 184؛ مترجم

رات کو سوتے وقت تینوں قُل دَم کرنے کا طریقہ

جب سونے کے لئے بستر پر جائیں تو پاؤں سمیٹ کر‘ یعنی گھٹنے اُٹھا کر؛ اور دونوں ہتھیلیاں دُعاء کے لئے اُٹھائیں؛ اور اوّل وآخر ایک مرتبہ دُرود شریف‘ اور درمیان میں آخری تینوں ’’قــــــل‘‘ ایک ایک مرتبہ پڑھیں؛ اور ہتھیلیوں پر دَم کرکے؛ سر‘ اور چہرہ‘ اور سینے اور آگے پیچھے‘ جہاں تک ہاتھ پہنچے؛ اپنی ہتھیلیاں سارے بدن پر پھیر لیں؛ اور جو بچے نہ پڑھ سکتے ہوں تو اُٹھ کر اُن پر بھی اسی طرح دَم کردیں؛ اور یہ عمل تین مرتبہ دہرائیں؛ انشاء اللہ تعالیٰ تمام رات ودِن ہر بلا (وَباء ومصیبت) سے محفوظ رہیں گے۔

زمانہ وَباء میں دُرود شریف کی کثرت رکھیں

زمانہ وَباء میں دُرود شریف کی کثرت رکھیں؛ اور زیادہ بہتر انتخاب یہ ہوگا کہ اگر ’’دُرودِ تاج‘‘ یاد ہے تو عموماً پڑھا کریں‘ یا کم از کم روزانہ صبح وشام ایک بار پڑھ لیا کریں......یا پھر ’’دُرودِ شفاء‘‘ جو مختصر بھی ہے‘ اُسے اکثر پڑھا کریں......
بہرنوع‘ جو دُرود شریف بھی یاد ہو‘ مثلاً دُرودِ رضویہ وغیرہ‘ پڑھا کریں کہ باعث خیر وبرکت ہے۔

دُرُودِ شِفَاء

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَ دَوَائِھَا وَ عَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَ شِفَائِھَا وَ نُوْرِ الْاَبْصَارِ وَ ضِیَائِھَا وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحٰبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ اَبَداً ؛